رسول ہمارے محسن

نگہت ہاشمی

www.KitaboSunnat.com

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

رسول ہمارے محسن

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : رسول ہمارے محسن

مصنّفہ : نگہت ہاشمی

طبع اوّل : اپریل 2006ء

تعداد : 2100

ناشر : النور انٹرنیشنل

فیصل آباد : 103 سعید کالونی نمبر 1، کینال روڈ، فون: 1851 872 - 041

بہاولپور : 7A، عزیز بھٹی روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، فون: 2875199 - 062
2885199، فیکس : 2888245 - 062

ملتان : 888/G/1، بالمقابل پروفیسرز اکیڈمی، بوسن روڈ، گلگشت
فون: 8449 600 - 061

ای میل : alnoorint@hotmail.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

مطبع : عبدالرفیع پرنٹرز اینڈ پبلیشرز

قیمت : 10 روپے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ ط وَاِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ہ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ [البقرہ 252-253]

''یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو سنا رہے ہیں اور [اے محمد ﷺ!] تم یقیناً ان لوگوں میں سے ہو جو رسول بنا کر بھیجے گئے۔ یہ رسول [جو ہماری طرف سے انسانوں کی ہدایت پر مامور ہوئے] ہم نے ان کو ایک دُوسرے سے بڑھ چڑھ کر مرتبے عطا کیے''۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ انسانی زندگی کی رہنمائی کے لیے مختلف ادوار میں رسول اپنا ایک مخصوص کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ آج ہمارے سامنے یہ سوال انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ رسول کون تھے؟ جن رسولوں کا تذکرہ قرآنِ حکیم میں آیا اُن کے نام تو ہم جانتے ہیں لیکن اُن کے کاموں سے صرف اِس حد تک واقف ہیں کہ اُن پر کتابیں اُترتی رہیں اور وہ کتاب کی تعلیم دیتے رہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسولوں کے بارے میں کچھ اور باتیں بھی توجہ طلب ہیں کیونکہ محض اتنا جان لینے سے رسالت کا عقیدہ اندر جڑ نہیں پکڑتا، نہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ حقیقی تعلق قائم ہوتا ہے اور نہ اُن کے بعد اِس راستے پر چلنا ممکن رہتا ہے جب تک کہ اُن کے فریضے کے بارے میں مکمل طور پر نہ جانیں۔

☆ رسولوں کے انتخاب کے پیچھے اللہ ربّ العزت کا مطلوبہ معیار کیا تھا؟

☆ رسول اپنی زندگی میں کیا کام کرتے رہے؟

☆ انسانیت کے لیے آخر رسالت کے طریقہ کار ہی کو ربّ نے کیوں پسند کیا؟

ان ساری باتوں کا جواب ہم رسول ہی کے حوالے سے دیکھیں گے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ تمام رسول اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ تھے۔ کوئی شخص اپنی طرف سے رسالت کا دعویٰ تو کرسکتا ہے لیکن اس کا یہ دعویٰ سچا نہیں ہوسکتا کیونکہ کوئی انسان اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کا، رسالت کا پیغام نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی جانتی ہے کہ وہ یہ کام کس سے لے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں آتا ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ [الانعام:124]

''اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ استعدادِ رسالت کو جہاں رکھ دے۔''

یعنی کس سے اپنی پیغام رسانی کا کام لے، اِس طرح جتنے بھی نبی آئے اللہ تعالیٰ نے خود ہی انھیں منتخب کیا کہ وہ انسانوں کی رہنمائی کریں گے۔

دوسرا غور طلب سوال یہ ہے کہ رسولوں نے کیا کام کیے؟

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسول انسانوں کو ربّ سے ملانے کے لیے مؤثر ذریعہ اوراہم رابطہ تھے۔اُن کے حوالے سے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ عام انسان مختلف واسطوں اور طریقوں سے رہنمائی پاتے ہیں لیکن رسول براہ راست اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لیتے رہے،وحی فرشتے کے توسط سے ان کے دل پر نازل ہوتی رہی، یہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نظام ہے۔

رسولوں کے حوالے سے یہ سوال بھی خاص ہے کہ عام انسانوں کے مقابلے میں اُن کی رہنمائی کیوں اہمیت رکھتی ہے؟

کیونکہ ہرایک کی رہنمائی میں غلطی کا امکان ہوتا ہے لیکن رسولوں کی رہنمائی میں نہ تو غلطی کا امکان ہے، نہ وہ سیدھے راستے سے بھٹکتے ہیں، نہ انہوں نے کبھی جھوٹ بولا، نہ کبھی حق کو چھپایا بلکہ جو حق اُن کے پاس آیا، اُنہوں نے اسے بغیر کسی کمی بیشی کے دوسروں تک ضرور پہنچایا۔

رسولوں کا یہ احسان ہے کہ انہوں نے انسانوں کو بتایا کہ

وہ کس لئے پیدا کیے گئے ہیں۔۔۔؟

ان کا مقصد زندگی کیا ہے۔۔۔؟

انہوں نے کیوں زندہ رہنا ہے۔۔۔؟

اپنی زندگی میں کیا کرنا ہے۔۔۔؟

اور اپنی زندگی میں یہ طریقہ کیوں جاری رکھنا ہے؟

انبیاء علیہم السلام نے یہ بتایا کہ زندگی صرف دنیا کی زندگی نہیں ہے بلکہ اس کے بعد آنے والی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے اور اس کے لیے اپنی اس زندگی میں تیاری کرنی ہے۔

رسولوں نے انسانوں پر احسان کیا کہ انھیں اپنے خالق سے متعارف کروایا۔یعنی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول ہمارے محسن

انسان کو اپنے خالق کی پہچان دی۔ رسولوں کے توسط سے ہی انسانوں نے یہ جانا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، اسی نے ہماری رہنمائی کی ہے اور وہی ہماری زندگی کا مالک ہے، وہی جان قبض کر لینے والا ہے اور وہ سریع الحساب یعنی جلد حساب کتاب لینے والا ہے۔

رسولوں نے انسان کو اس کائنات کی حقیقت بتائی اور کائنات میں اس کی حیثیت سمجھائی۔ اگر یہ بات غیر اہم محسوس ہوتی ہے تو ذرا دوسرے مذاہب سے موازنہ کر کے دیکھیں کہ دنیا میں جتنے بھی رہنمائی کرنے والے مذاہب ہیں، وہ کیسے عجیب تصورات دیتے ہیں؟ مثلاً کہیں انسان ایک ناگ کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہے، کہیں ایک سورج کے آگے سجدہ ریز ہے، کہیں چاند کے آگے اپنا ناک رگڑ رہا ہے، کہیں کسی شیر کے آگے، کہیں آگ کے آگے اور کہیں مختلف مظاہرِ قدرت کے آگے۔ جہاں بھی انسان کسی مخلوق کے آگے جھکا ہوا ہے، وہ دراصل اس کے شر سے بچنا چاہتا ہے یا اس سے کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ایک انسان کا یہ رویہ ہمیں سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ کائنات میں اس کی حیثیت کیا ہے؟ کیا وہ ہر چیز کے آگے یونہی سر جھکاتا رہے گا؟ یا اسے اِن چیزوں کو محض اپنی ضروریات کے لیے استعمال کرنا ہے اور صرف اپنے مالک کے آگے جھکنا ہے؟ چنانچہ انسان کے لئے اپنی حیثیت کو پہچاننا ضروری ہے۔ رسولوں نے انسان کو اس کی یہی حیثیت سمجھائی ہے۔

دنیا میں جتنے بھی علوم ہیں، کوئی علم ایسا نہیں ہے جو انسان کو یہ بتائے کہ جس وقت اس کی جان قبض ہو جاتی ہے اور جب وہ وفات پا جاتا ہے تو اِس کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے۔ انسان اپنی ناقص عقل سے صرف یہ اندازہ لگاتا ہے کہ مرنے کے بعد اس کا وجود مٹی ہو جاتا ہے، اس کی ہڈیاں بھی خاک میں مل جاتی ہیں اور اس کے بعد پھر کوئی زندگی نہیں۔ یہ رسول ہی تھے جنھوں نے انسانیت کو آخرت کا سچا علم دیا کہ مرنے کے بعد انسان فنا نہیں ہوگا، نہ ہی ہمیشہ کے لیے ختم ہوگا بلکہ اسے دوبارہ زندگی ملنی ہے اور وہ زندگی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیسی ہوگی۔۔۔؟اچھی یابری!اِس کاانحصاراِس دنیا کی زندگی کے اعمال پر ہے۔یہ سچاعلم ہمیں رسولوں نے دیا۔ایک لمحے کے لیے دین کی تعلیمات کوالگ رکھ کرذرااپنی عقل سے سوچ کردیکھیں،موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں سوچیں،کوئی سوچ کسی راستے سے آہی نہیں سکتی۔یہ رسولوں کابہت بڑااحسان ہے کہ ہم ان کے بتانے پراس زندگی کے بعد آنے والی زندگی کواپنے تصور میں لاسکے۔

رسولوں نے اپنی ذات کی اصلاح کے ساتھ ساتھ زمین کی اصلاح کے لیے پورانظامِ زندگی دیا۔یعنی انہی کے توسط سے ہمیں پتہ چلاکہ صالحیت کیاہے؟اچھارویہ کیاہے؟خود اپنی اصلاح کیسے کرنی ہے؟انہی کے توسط سے پتہ چلاکہ اجتماعی زندگی کے سارے نظام، معاشرت،معیشت،سیاست،قانون،بین الاقوامی تعلقات کیسے اُستوارکرنے ہیں؟یہ ان کاکتنابڑااحسان ہے کہ ان کے توسط سے انسانی زندگی کوایک ایسالائحہ عمل ملاکہ اب انسان کہیں بھی اندھیرے میں نہیں ہے۔آج کاانسان بڑے سے بڑانظام بنانے کی کوشش کر لے لیکن جونظام رسولوں نے دیااس کے مقابلے کاکوئی نظام بنانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

رسولوں کاانسانوں پرایک بہت بڑااحسان یہ بھی ہے کہ انہوں نے ذات کی اصلاح اوراس زمین کے تمام ترنظامات کی اصلاح کیلئے جولائحہ عمل دیاوہ محض زبانی بتادینے کاعمل نہیں تھابلکہ انہوں نے پوراعملی نظام قائم کرکے دکھایایعنی Not only theoretical education but also practical implementation.

یوں آج انسانیت کے سامنے ہے کہ امن کے ساتھ زندگی کیسے گزاری جاسکتی ہے؟

وہ پورانظام جوتمام رسولوں سے ہوتاہواآخری رسول محمد ﷺ کے توسط سے ہمیں ملا،اس رہنمائی کے بغیرہم نظروں سے اوجھل اپنے آخری انجام کی حقیقت کومحض اپنی عقل کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنیاد پر نہیں سمجھ سکتے تھے۔رسولوں نے سفرِ آخرت میں کامیابی پانے کا ایک منصوبہ دیا۔وہی منصوبہ جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے ہم بار بار پریشان ہو اٹھتے ہیں کہ اب کیا کریں؟اگر یہ منصوبہ بھی نہ ہوتا تو ہم کیا کرتے؟رسولوں کی رہنمائی کے بغیر انسان تباہ و برباد اور گمراہ تو ہوسکتا ہے لیکن کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔یہ ان کا ہماری ذات پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں کامیابی کا واضح پروگرام دیا۔

رسولوں کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ سب یکے بعد دیگرے آئے اور انسانیت کی مسلسل رہنمائی کرتے رہے۔کوئی دور ایسا نہیں گزرا جب اللہ ربّ العزت نے اپنے رسول انسانوں کی ہدایت کیلئے نہ بھیجے ہوں۔خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ [الرعد:7]

''ہر قوم کے لیے ایک رہنمائی کرنے والا ضرور آیا''۔

رسول دراصل انسانوں کو کامیاب کروانے کے لیے آئے۔انہوں نے کامیابی کے لیے ایک پروگرام دیا اور انسانوں کو ہمیشہ کی ناکامی سے ڈرایا۔یعنی ایک طرف اگر کامیابی کا پروگرام دیا تو ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ اس پر عمل پیرا نہ ہونے کی صورت میں کون سی تباہی ہماری منتظر ہوسکتی ہے۔سورۃ البقرہ میں اللہ ربّ العزت جب یہ فرماتے ہیں:

تِلْكَ الرُّسُلُ تو مراد یہ ہے کہ یہ ہیں رسول۔۔۔انسانیت کے محسن۔انسانوں پر ان کے کتنے بڑے احسانات ہیں کہ ہر دور میں انہیں گمراہ ہونے اور بھٹکنے سے بچایا۔

رسولوں کے بارے میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ ان کا کوئی پروگرام ذاتی نہیں تھا،اپنے ذہن کی اختراع نہیں تھی،خود سے انہوں نے کوئی منصوبہ نہیں دیا۔ہر رسول نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

انسانیت کو یہی بتایا کہ جو کچھ ہے ربّ کی طرف سے ہے۔مثلاً حضرت نوح علیہ السلام نے یہ الفاظ کہے تھے:

قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ [هود:28]

''اے برادرانِ قوم! ذرا سوچو تو سہی کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی شہادت پہ قائم تھا۔''

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ رسول رب کی طرف سے کھلی شہادت پر قائم ہوتے ہیں۔اِسی آیت کے اگلے حصّے میں حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا:

وَاٰتٰنِىۡ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِهٖ فَعُمِّيَتۡ عَلَيۡكُمۡ ؕ اَنُلۡزِمُكُمُوۡهَا وَاَنۡتُمۡ لَهَا كٰرِهُوۡنَ [هود:28]

''پھر اس نے مجھ کو اپنی خاص رحمت سے بھی نواز دیا مگر وہ تم کو نظر نہ آئی تو آخر ہمارے پاس کیا ذریعہ ہے کہ تم ماننا نہ چاہو اور ہم زبردستی اس کو تمہارے سر چپکا دیں۔''

اب یہ خاص بات ہے جو حضرت نوح علیہ السلام نے واضح کی، ہر نبی نے یہی کہا کہ اگر تم ماننا چاہو تو مان سکتے ہو اور اگر نہ ماننا چاہو تو ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم کو جبری طور پر اِس نظام میں لے آئیں۔اسی طرح سے حضرت صالح علیہ السلام کے الفاظ میں بھی ہم یہی بات دیکھتے ہیں۔فرمایا:

يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ [هود:63]

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

’’اے برادرانِ قوم! تم نے کچھ اِس بات پر غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک صاف شہادت رکھتا ہوں‘‘۔

یعنی اگر میرے پاس ایک کھلی گواہی ہے اور تمہیں معلوم بھی ہے کہ وہ رحمت مجھ پر نازل ہو چکی اِس کے باوجود اگر تم جھٹلا دو تو ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ تم کو جبری منوا سکیں۔ یعنی ہم تمہیں احساس دلا سکتے ہیں، تمہاری توجہ اِس جانب مبذول کروا سکتے ہیں لیکن تم پر کوئی جبر نہیں کر سکتے۔

اسی طرح سے حضرت یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں:

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ [یوسف:86]

’’اس نے کہا: میں اپنی پریشانی اور اپنے غم کی فریاد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں کرتا۔‘‘

کہ میرے دل کو جو صدمہ لاحق ہے وہ تمہارے نہ ماننے کی وجہ سے ہے۔ یعنی تمہارے مذاق اُڑانے اور القابات دینے کی وجہ سے میرے دل کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کے بارے میں تم سے کچھ نہیں کہوں گا بلکہ اپنے رب سے فریاد کروں گا، اسی سے کہوں گا کہ میرا تعلق جو اسی سے ہے اور خاص بات یہ کہی کہ

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ [یوسف:86]

’’اور اللہ تعالیٰ سے جیسا میں واقف ہوں تم نہیں ہو‘‘۔

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

یعنی میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو جانتا ہوں اور جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے، اس لیے جو بات میں کہہ سکتا ہوں، وہ تم نہیں کہہ سکتے۔ جو بات میرے علم میں ہے، وہ بات تمہارے علم میں نہیں۔ میں تمہارے ساتھ خیر خواہی کرنا چاہتا ہوں کہ جو میرے پاس ہے وہ میں تمہیں دے دوں۔ سارے رسولوں نے یہ احسان کیا کہ جو علم اُن کے پاس تھا، وہ اُنہوں نے انسانیت تک پہنچا دیا۔

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے منصبِ رسالت پر مامور یہ رسول رسالت کا فریضہ کیسے ادا کرتے رہے؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ رسول براہ راست فرشتے کے ذریعے سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ اور دوسری بات یہ کہ رسول اللہ تعالیٰ کی بڑائی قائم کرتے اور اسی کی بندگی کی طرف دعوت دیتے تھے۔

رسول اپنا کام کیسے کرتے رہے؟

رسول اپنا کام مسلسل کرتے رہے یعنی بتدریج اِس کام کو انجام دیتے رہے۔ ایک بار بتانے کے بعد فارغ نہیں ہو گئے کہ بس منہ سے ایک بار کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑا ہے بلکہ وہ مسلسل، بتدریج، آہستہ آہستہ یہ بات دل اور دماغ کے اندر جمانے کی کوشش میں لگے رہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بڑائی نہیں، کوئی اِس لائق نہیں کہ اُس کی بات مانی جائے۔ رسول جب اس بات کی طرف دعوت دیتے تو نہایت نرم روی اور حکمت کے ساتھ دعوت دیتے تھے، خیر خواہی کا جذبہ اِن کی دعوت سے جھلک رہا ہوتا تھا اور وہ نرمی کے ساتھ یہ پیغام پہنچاتے رہے۔

رسولوں نے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے ضابطے کی تعلیم دی اور ان کے نفوس کو پاک کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ پاک کرنے کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے۔ اِدھر انسان ایک بار پاک ہوتا ہے ساتھ ہی شیطان اپنے وسوسے سے اُسے متواتر ناپاک کرنے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے۔ پاکیزگی کا عمل بھی مسلسل کرتے رہنے کا کام ہے۔ جیسے ہم لباس پہنتے ہیں اور وہ میلا ہو جاتا ہے تو دوبارہ صاف لباس پہننے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح کا معاملہ انسان کی روح کے ساتھ ہے، اُس کی روح بھی میلی ہوتی رہتی ہے۔ رسول انسانوں کے کتنے بڑے محسن ہیں کہ وہ ساری زندگی اِن کے میلے دامن کو صاف اور پاک کرتے رہے۔ کپڑوں کے میلا ہونے پر ہمیں اطمینان ہوتا ہے کہ ہم انہیں صاف کر سکتے ہیں لیکن جو دل کا میل اور گندگی ہے وہ اتنی آسانی کے ساتھ نہیں اُترتی۔ انسان بعض اوقات وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے، اسے شک لاحق ہو جاتا ہے، اُسے لگتا ہے کہ میری جو غلطی تھی اس پر مجھے معافی نہیں ملے گی۔ پھر رسول اس کی ڈھارس بندھاتے ہیں، اس کو تسکین اور تسلی دیتے ہیں۔

رسول رب العزت کی بڑائی کو دل میں ایسا بٹھاتے ہیں کہ انسان براہ راست اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی پوزیشن میں آ جاتا ہے۔ پھر وہ اپنے کھلے اور چھپے ہر حال میں اپنے رب کے ساتھ رابطے کی وجہ سے خوف کھاتا ہے۔ پھر وہ کسی بھی مقام پر ہو، کسی بھی انداز میں رہ رہا ہو، اسے ایک ہستی کی نظریں اپنے وجود پہ لگی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ ان نظروں کی مسلسل تپش کی وجہ سے وہ اپنے عمل کو درست کرتا رہتا ہے۔

رسول انسان کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق جینا سکھا دیتے ہیں، جیسے ماں اپنے بچے کو شروع میں کھانا کھانا سکھاتی ہے، پھر اسے سکھاتی ہے کہ اسے کیسے بولنا ہے، اگرچہ بولنے کی قوت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے لیکن بچہ جو زبان سیکھتا ہے وہ ماں کی زبان ہوتی ہے۔ پھر وہ گھٹنوں کے بل چلنا سیکھتا ہے، پھر ماں اسے انگلی پکڑ کر چلنا سکھاتی ہے، سارے گھر والے ہی کوشش کرتے ہیں لیکن ماں چونکہ زیادہ ہمدرد اور خیر خواہ ہوتی ہے، زیادہ قریب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے، اس لئے وہ اِسے اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے۔ پھر ماں بچے کو بتدریج باتیں کرنا سکھاتی ہے، اسے بتاتی ہے کہ یہ آپ کی بہن ہے، یہ بھائی ہے، یہ والد ہیں، یہ چچا ہیں، یہ نانی اماں ہیں، یہ نانا ابو ہیں، یہ دادی اماں ہیں، یہ دادا ابو ہیں، ان سب کے ساتھ کیسے رہنا ہے، ایک تربیت کا سلسلہ مسلسل گھر میں جاری رہتا ہے۔ جتنا زرخیز ماں کا ذہن ہوگا اور جتنی اچھی ماں کی تربیت ہوگی اتنی ہی بچے کی تربیت اچھی ہوگی، اگر ماں کی اپنی تربیت اچھی نہیں ہوئی تو بچہ بھی بُری تربیت پا کر بُرا بن جائے گا۔

کچھ اسی طرح کا معاملہ رسالت کا بھی ہے۔ ماں کو تو اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر بچہ دیا جس کے ساتھ اس کا خون کا رشتہ ہے اور وہ اس رشتے کو پہچانتی بھی ہے۔ ایک گھر کے ماحول کے اندر جہاں ماں بچے کے ساتھ ہر وقت رہتی ہے اور باپ کما کر لاتا ہے تو اس طرح ایک فطری رشتہ قائم ہے۔ لیکن رسولوں کے ساتھ انسانوں کی کوئی فطری، خون کی رشتہ داری نہیں ہے۔ رسولوں نے ایک نئی رشتہ داری قائم کی، اس رشتہ داری کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس بنیاد پر لوگوں کا آپس میں مل بیٹھنا ناگزیر ہے، اگر لوگ نہ مل بیٹھیں تو رسول کیسے ان کی مجموعی تربیت کریں؟ اور کیسے ان کے نفوس کو پاک کریں؟

رسول صرف زبان سے بات نہیں کہتے تھے کہ زبانی تعلیم دے دیں اور زبانی تلقین کر دیں بلکہ وہ تو برائی سے روکتے اور اندر کی خامیوں کو دیکھ کر ان کو مناسب طریقے سے دور کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ تزکیہ کا عمل ایک مسلسل عمل ہے۔ یہ اجتماعی زندگی کا عمل ہے، اکیلے گھر بیٹھ کے کرنے والا عمل نہیں ہے۔ تزکیہ میں ہمیشہ گروہی زندگی کا ایک تصور پایا جاتا ہے۔ جب رسول آئے، اُنہوں نے انسانوں کے نفوس کا تزکیہ کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے نام پر اکٹھا کیا، انہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تعلیم دی، انہیں اس راستے پر چلایا، پھر ان سے بھی وہی کام لیے جو وہ خود کر رہے تھے۔ اسی راستے پر چلتے ہوئے باطل قوتوں کا مقابلہ بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا اور اندر کے دشمن کا مقابلہ کرنا بھی سکھایا۔ یہ بہت سے فرائض تھے جو سارے لوگ مل کر انجام دیتے تھے، اِس طرح سے یہ قافلہ آگے بڑھتا رہا، درجہ بدرجہ جو غلطیاں ہوتی رہیں ساتھ ساتھ ان کی اصلاح بھی ہوتی رہی۔

انبیاء علیہم السلام کا یہ کام تھا کہ ایسا گروہ وجود میں لے آئیں جس کی مدد سے تمام انسانوں پر اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کر دیں۔ انہوں نے اسی فریضے کی انجام دہی کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ ان کی زندگیوں اور تعلیمات سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ فریضہ صرف رسولوں کا ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی امت کا بھی یہی فریضہ ٹھہرایا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ رب العزت نے فرمایا:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ [آلِ عمران:110]

''تم وہ بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے''۔

اب سوال یہ ہے کہ امت کے افراد کہاں اکٹھے ہوں اور اجتماعی زندگی کیسے اختیار کریں؟ اللہ تعالیٰ کے بندوں تک اُس کا پیغام پہنچانے اور انہیں رب سے ملانے کے لیے کیسے اجتماعی کوششیں کریں؟

اگر ہم اِن سوالوں کا عملی جواب تلاش کرنا چاہیں تو ہمیں دیکھنا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس فریضے کو انجام دینے کے لئے مکہ میں کیا کیا؟ آپ ﷺ نے اس گروہ کو کبھی دارِ ارقم میں اکٹھا کیا، کبھی شعبِ ابی طالب میں۔ کیسا کٹھن مگر حسین دور تھا۔ اسی کا نام مشترکہ زندگی ہے۔ اُس وقت بھی کفر کا مقابلہ ہو رہا تھا لیکن ایک اور انداز سے، جب آپ ﷺ نے اس گروہی زندگی میں خلل آتے محسوس کیا تو لوگوں سے کہا: 'جاؤ ہجرت کر جاؤ'۔ اس وقت جبکہ وہ کٹھن اجتماعی زندگی گزار رہے تھے، آپ ﷺ نے کس طرح ان افراد کو اکٹھا رکھا اور ان

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کوتعلیم دی۔جوایک بار رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آیا پھر آپ ﷺ نے اسے جدانہیں ہونے دیا۔انہیں سمجھایا کہ اب خودکو خالص کرنے کے لیے ہمارا مل بیٹھنا ناگزیز ہے۔یہ ایک دن کانہیں بلکہ ہرروز کا سفر تھا، ہر روز یہ لوگ اکٹھے ہوتے تھے،اپنے رب سے تعلق کی خاطراورایک مقصد کی تکمیل کے لئے،پھرآپ ﷺ انہیں دین کے مختلف احکامات سکھاتے،مختلف ذمہ داریوں پرانہیں مامور کرتے اوریوں اسلامی زندگی کا یہ کارواں آگے بڑھتارہا۔

کل تک رسولوں کا جوسلسلہ جاری تھا،آخرِ کار محمد ﷺ کی وفات پر وہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیااور چونکہ آخری پیغام بھی مکمل ہوگیا ہے اِس لئے اب یہ فریضہ امت مسلمہ کے ہرفردکوادا کرنا ہے۔جوکام کل رسولوں اوراُن کے ساتھیوں نے کیا آج وہ کام ہمیں کرنا ہے۔ہمیں ایسی اجتماعیت وجود میں لانی ہے جیسی محمد رسول اللہ ﷺ لائے تھےاور پھرمل کراسی فریضے کے لیےکوشش کرنا ہے کہ یہ اب ہماری ذمہ داری ہے۔

ایک بات اوربھی مختصراجان لینے کی ضرورت ہے کہ رسول کامشن کیا ہوتا ہے؟ جسے پورا کرنے کے بعدانہیں اِس جہان سے واپس بلا لیا جاتا ہے۔ان کامشن ہمیں قرآنِ حکیم میں بتایا گیاہے،اللہ رب العزت نےفرمایا:

هُوَالَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا [الفتح:28]

’’وہ اللہ ہی ہےجس نے اپنے رسول کو ہدایت اوردین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اِس کو پوری جنسِ دین پر غالب کردے اوراِس حقیقت پراللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے‘‘۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

یعنی کون کیسے اپنی ذمہ داری پوری کر کے گیا؟ کس نے مشن کو پورا کیا اور کس نے پورا نہیں کیا؟ اس کا گواہ خود اللہ تعالیٰ ہے۔ ہماری کارکردگی جانچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک زبردست قسم کا جانچ پرکھ کا نظام [monitoring system] قائم کر رکھا ہے اور کوئی بھی اس سسٹم سے باہر نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس جانچ پرکھ میں درست پائے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنا سکھا دے اور ان کے چھوڑے ہوئے کام کا بیڑہ اٹھانے کے لئے ہمیں چُن کر ہم سے اَحسن ترین کام لے لے اور اس کے بدلے میں وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ دنیا میں آپ ﷺ کے مشن کا ساتھ اور قیامت کے دن محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب کرے۔ [آمین]

[سی ڈی سے تدوین، تعلیم القرآن 2006ء]